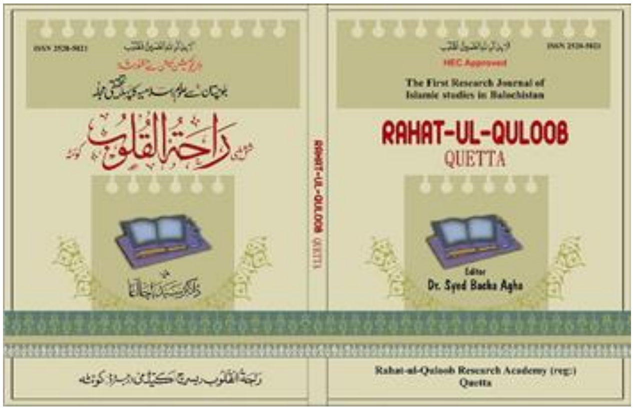

OPEN ACCESS

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

CC BY

RAHAT-UL-QULOOB

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869

Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**

Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.rahatulquloob.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کی روشنی میں رذائل اخلاق اور ان کی ممانعت مماثلتی پہلوؤں کا تحقیقی جائزہ

Teachings of Prophet Muhammad (P.B.U.H.) and Prophet Essa (A.S.) on Immorality and its Disapproval: Through Similarity Analysis

AUTHOR

1. Dr. Nosheen Zaheer, Associate Professor. Department of Islamic studies, Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta, Pakistan.
   Email: nosheenirma@gmail.com
2. BiBi Sumera, M.Phil. Scholar, Department of Islamic studies, Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta, Pakistan

How to Cite: Dr. Nosheen Zaheer, & BiBi Sumera. (2023). URDU: حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کی روشنی میں رذائل اخلاق اور ان کی ممانعت مماثلتی پہلوؤں کا تحقیقی جائزہ: Teachings of Prophet Muhammad (P.B.U.H.) and Prophet Essa (A.S.) on Immorality and its Disapproval: Through Similarity Analysis. *Rahat-Ul-Quloob*, *7*(2), 27-38. https://doi.org/10.51411/rahat.7.2.2023/449

http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/449

Vol. 7, No.2 || July–December 2023 || URDU-Page. 27-38

Published online: 18-09-2023

حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کی روشنی میں رذائل اخلاق اور ان کی ممانعت مماثلتی پہلوؤں کا تحقیقی جائزہ

Teachings of Prophet Muhammad (P.B.U.H.) and Prophet Essa (A.S.) on Immorality and its Disapproval: Through Similarity Analysis

[1]نوشین ظہیر [2]بی بی سمیرا

ABSTRACT

The term “Ethical values” mean code of conduct and a complete guideline regarding ethics. This term in broader scenes reveal good conduct by comparing and contrasting method by highlight bad and unacceptable conduct. Or in other word the term ethics includes both good and bad behaviors and conduct of life. As the purpose of all religions is to inculcate the good and healthy behavior and morals values in their followers and also guide the followers to avoid all negative or unacceptable morals in the light of their scriptures. The negative and bad moral values not only corrupting the soul of a person but departing his *Rub* (Almighty Lord). The present study aims to explore the similarities between teachings of Holy Prophet (P. B. U. H.) and Prophet Essa (A.S.) to stay away from *Razaile Akhlaq* (immorality). The research will be conducted from the Holy Scriptures of each religion including Quran, *Kutb e Ahadith* and Bible respectively.

Key Words: Razail e Akhlaq, Murder, Adultery.

انسانی تخلیق کی تفصیل کا نچوڑ دو الفاظ میں پوشیدہ ہے یہ الفاظ بظاہر یکساں سہ حرفی مادہ خ، ل اور ق کا مجموعہ ہے لیکن صرف اعراب کی مختلف حرکات کی بدولت یہ دو مختلف انسانی تخلیقی پہلو کی عکاسی کرتے ہیں لفظ خَلق انسان کے نہ صرف مادی وجود بلکہ اس کی جسامت، اعضاء کے خدوخال الغرض اس کی ظاہری شناخت ہے جبکہ خُلق اس کی باقی پہلو جس میں اس کا کردار و شخصیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس باطنی دنیا کے محرکات علم، غصہ، شہوت اور عدل ہیں۔ اگر اعتدال یہ تمام محرکات انسانی باطن میں کارفرما ہیں تو انسان کو حسن اخلاق سے مزین کر دیتے ہیں اور اگر ان میں افراط و تفریط ہو تو انہیں رذائل اخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[1] پس رزائل وہ ناپسندیدہ عادتیں اور خصلتیں ہیں۔ جنہیں نہ صرف انسان فطری طور پر ترک کرنا چاہتا ہے بلکہ تمام مذاہب میں ان کی موجودگی روحانی بیماریوں سے تعبیر کی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کی اساس کفر اور رب کی نافرمانی پر ہوتی ہے۔ رذائل اخلاق کے متعدد اوصافی نام قرآن پاک میں درج ہیں سورہ اعراف میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں "قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَٱلْإِثْمَ وَٱلْبَغْيَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ"[2] "کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے۔"[3] مذکور بالا آیت نے رذائل کو تین بڑے عنوانات میں منقسم کیا ہے: فحشاء، منکر، بغی۔

فحشاء ان تمام برائیوں کا آحاطہ کرتی ہے جس کا اطلاق ان تمام شرمناک افعال پر ہوتا ہے جو انسان کی اپنی ذات تک محدود ہوں۔ جیسے ننگے رہنا، بدکاری میں مبتلا ہونا، بخل، چوری، شراب نوشی، بدکلامی کرنا وغیرہ۔ اسی طرح علی الاعلان برائی کرنے اور انھیں پھیلانا بھی فحش

کے زمرے میں آتا ہے۔[4] جبکہ منکر سے مراد وہ اخلاقی بیماریاں ہیں جسے بالعموم انسان برا جانتے ہیں اور برا کہتے ہیں۔ اس کا اثر انسانی معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔ جیسے ظلم، باپ کی سنگدلی وغیرہ[5]۔ بغی کے معنی حد سے تجاوز کر جانے کے ہیں اور اس کے اثرات ملک وملت کو متاثر کرتے ہیں جیسے قتل اور ڈاکہ وغیرہ۔[6] ان رذائل اخلاق کی نشاندہی اور سختی سے ممانعت کا مقصد انسان ریاضت نے ان تمام برائیوں کا تدارک کرنا ہے۔ اس ریسرچ پیپر میں ہم حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات میں رزائل اخلاق کی ممانیت کے حوالے سے مماثلتی پہلوں کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کے لیے کتاب مقدس کا تقابل کیا جائے گا۔

خیانت

لفظ خیانت دیانت کا متضاد ہے۔ اس کا اطلاق صرف مادی اشیاء کے لین دین تک محدود نہیں بلکہ یہ ایمان والفاظ کی خیانت سے لے کر تمام اعضاء کی خیانت کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور جس معاشرہ میں خیانت جیسی بیماری کی مقبولیت اس معاشرے کی اخلاقی زبوں حالی کی یقین دہانی کرتی ہے۔ خیانت کرنے والا نہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ یہ لوگوں کو ایک دوسرے سے متنفر کرتا ہے اور انھیں ایسی ذہنی اذیت میں بھی مبتلا کرتا ہے جس کا ازالہ ممکن نہیں۔ چنانچہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ اس عمل پر سخت وعید سناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَخُونُواْ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ وَتَخُونُوٓاْ أَمَٰنَٰتِكُمۡ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ "[7] "اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔"[8] آپ ﷺ کی فرمان کے مطابق خیانت کرنے والے کا آخری ٹھکانا جہنم ہے۔ "عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنه قال كان على ثقل النبی ﷺ رجل يقال له كركرة فمات فقال رسول الله ﷺ هو فی النار فذهبوا ينظرون اليه فوجدوا عبائه قد غلها حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے سامان واسباب پر ایک صاحب متعین تھے جن کا نام کرکرہ تھا ان کا انتقال ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہنم میں گیا صحابہ انھیں دیکھنے گئے تو ایک عباء ان کے یہاں سے ملی، جسے خیانت کر کے انہوں نے رکھ لیا تھا۔"[9] کتاب مقدس بھی اپنے ماننے والوں کو خیانت سے باز رہنے کی ہدایت کی ہے "ہر قسم کی خیانت کے معاملے میں خواہ بیل کا، گدھے کا، بھیڑ یا کپڑے یا کسی اور کھوئی ہوئی چیز کا ہو جس کی نسبت کوئی بول اٹھے کہ وہ چیز یہ ہے تو فریقین کا مقدمہ خدا کے حضور لایا جائے جسے خدا مجرم ٹھرائے وہ اپنے ہمسائے کو دونا بھر دے۔"[10]

غیبت

زبان کی تباہ کاریوں میں سے ایک غیبت ہے۔ غیبت کسی کی غیر موجودگی میں اس کی عیب جوئی ہے۔ بنی کریم ﷺ کی حدیث ہے۔ "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا ایسی چیز کے ساتھ اپنے بھائی کا تذکرہ کرنا جسے وہ ناپسند کرے۔ دریافت کیا گیا کہ بتلایئے اگر جو بھی میں کہہ رہا ہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو (تو کیا پھر بھی غیبت ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جو کہہ رہے ہو وہ اس میں موجود ہے تو یقیناً تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں موجود نہیں تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔"[11] غیبت اپنی سزا کی بدولت گناہ کبیرہ میں شمار ہوتا ہے کیونکہ جب

کوئی شخص غیبت کرتا ہے تو وہ اس طرح ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ اول تو مردے کا گوشت کھانا نہایت کراہت آمیز عمل ہے اور اس پر وہ گوشت اس کے اپنے بھائی کا ہو تو کوئی ایسے عمل کو کیونکر پسند کرے گا۔ آپ ﷺ جب معراج پر تشریف لے کر گئے تو آپ ﷺ نے وہاں غیبت کرنے والوں کا احوال بیان فرمایا" قال رسول الله ﷺ لما عرج بی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس يخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء يا جبريل؟ قال هؤلاء الدين ياكلون لحوم الناس ويقعون فى اعراضهم "نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر ایسے لوگوں پر سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے منہ اور سینے نوچ رہے تھے میں نے پوچھا جبریلؑ یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔"[12] حضرت عیسیٰ کی تعلیمات میں بھی غیبت کے نقصان بتاے گ ئ ے ہیں "شمالی ہوا مینہ کو لاتی ہے اور غیبت گو زبان ترش روئی کو"[13]

حسد

حسد ایسی مذموم صفت ہے کہ انسان اس کی وجہ سے اعلیٰ علیین سے اسفل سافلین میں جا گرتا ہے کیونکہ اس کا محرک وہ جذبہ ہے جو اپنے رب کے فیصلے اور تقسیم سے راضی نہیں۔ اسی لئے وہ ہر وقت نہ صرف تکلیف، رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے بلکہ ہر وقت اپنے بھائی سے ہر اس نعمت کے چھن جانے کا خواہاں ہوتا ہے جو اسے اس کے رب کی عنایت ہوتی ہے۔ قرآن پاک حاسدین کے شر سے بچنے کا واحد طریقہ اللہ پاک کی پناہ بتاتا ہے۔ "وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ"[14] "کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرنے لگے"[15] حاسد اس بیماری میں مبتلا ہو کر نہ صرف دن رات خود حسد کی آگ میں جلتا ہے بلکہ حسد کی آگ اس کے تمام نیک اعمال کو یوں کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھاتی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "عن انس ان رسول الله ﷺ ان الحسد ياكل الحسنات كنا تاكل النار الحطب و الصدقة تطفى الخطيئة كما يطفئ الماء النار والصلاة نور المؤمن والصيام جنة من النار حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا حسد نیکیوں کو کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے اور نماز مؤمن کا نور ہے اور روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔"[16] کتاب مقدس میں حضرت عیسیٰؑ کی حسد کی ممانعت کرتے ہوئے فرماتے ہیں "ہم ایک دوسرے سے نہ جلیں۔"[17] کیونکہ حسد نفسانی اور شیطانی عمل ہے جو صرف فساد برپا کرتا ہے "لیکن اگر تم اپنے دل میں سخت حسد اور تفرقہ رکھتے ہو تو حق کے خلاف نہ شیخی مارو نہ جھوٹ بولو۔ یہ حکمت وہ نہیں جو اوپر سے اتری ہے بلکہ دینوی، نفسانی اور شیطانی ہے۔ اس لیے جہاں حسد اور تفرقہ ہوتا ہے وہاں فساد اور ہر طرح کا برا کام ہوتا ہے۔"[18]

غصہ

غصہ ایک ایسی جذباتی کیفیت ہے جس کا محرک یہ خیال ہے کہ کسی نے آپ کے ساتھ کچھ غلط کر دیا ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ کیفیت اپنے اندر مزید منفی جذبات جیسے ذہنی دباؤ، مایوسی اور جلن کو ابھارتی ہے۔ یہ تمام جذبات شیطانی ہیں یا دوسرے الفاظ میں انسان غصہ شیطان کے اکسانے پر کرتا ہے۔ جو نتیجہ میں انسان کے منہ سے نہ صرف غلط باتیں (گالی، گلوچ اور نازیبا الفاظ) کہلواتا ہے بلکہ انسان کے دل کو بغض و کینہ اور حسد جیسی شیطانی بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ شیطان آگ سے بنا ہے اور آگ کو صرف پانی ٹھنڈا کرتا ہے آپ ﷺ کا رشاد

مبارک ہے "ان الغضب من الشيطان، وان الشيطان خلق من النار، وانما تطفا النار با لماء، فاذا غضب احدكم، فليتوضا " شیطان کے سبب ہوتا ہے، اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے، لہٰذا تم میں سے کسی کو جب غصہ آئے تو وضو کر لے "[19]۔ آپ ﷺ مزید فرماتے ہیں "اذا غضب احدكم وهو نائم فليجلس فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع " جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو چاہیے کہ بیٹھ جائے اب اگر اس کا غصہ رفع ہو جائے تو (بہتر ہے) ورنہ لیٹ جائے۔"[20] حضرت عیسیٰ ؑ غصے کی ممانعت کرتے ہوئے فرماتے ہیں "لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصہ کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو اسے احمق کہے گا وہ شخص جہنم کا سزا وار ہو گا۔ "[21]

تکبر

تکبر روحانی امراض قلب میں سے سب سے مہلک بیماری ہے۔ متکبر انسان نہ صرف اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ و ارفع سمجھ کر باقی لوگوں کو حقیر و ادنیٰ سمجھتا ہے بلکہ اپنی تمام خوبیوں کو اللہ پاک نے اسے عنایت کی ہیں کو اپنی ذاتی محنت سے حاصل کردہ سمجھ کو شرک جیسے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تکبر کو شریعت میں سخت ناپسند کیا گیا ہے۔ اور تکبر کرنے والے کو آخرت میں نہ صرف ذلت و حقارت کا سامنا کرنے پڑے گا بلکہ اس کا آخری ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے " يحشر المتكبرون يوم القيامة المثال الذر في صور الرجال يغشاهم الذل من مكان يساقون الیٰ سجن فی جهنم يسمى بولس تعلوهم نار الا نيار يسقون من عصارة اهل النار طينة الخبال " قیامت کے دن متکبرین چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائیں جائیں گے ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی پھر وہ لوگ جہنم کے ایک قید خانے کی طرف دھکیلے جائیں گے جس کا نام بولس ہے۔ ان پر آگ چھا جائے گی اور انہیں دوزخیوں کی پیپ پلائی جائے گی جو سڑا ہوا بدبو دار کیچڑ ہے۔ "[22] کتاب مقدس کی روشنی میں تکبر ایک سنگین اخلاقی مرض ہے اور ایسے کرنے والے کو خدا کی نفرت کے مستحق قرار دیا گیا ہے " خداوند کا خوف بدی سے عداوت ہے غرور اور گھمنڈ اور بری راہ اور کجگو منہ سے مجھے نفرت ہے۔ "[23] مزید لکھا ہے " ہر ایک سے جس کے دل میں غرور ہے خداوند کو نفرت ہے۔ "[24] پس جس سے خداوند نفرت کرے اسے ذلت و رسوائی سے کون بچا سکتا ہے۔ کتاب مقدس میں درج ہے " تکبر کے ہمراہ رسوائی آتی ہے۔ "[25]

بری صحبت

انسان کی صحبت اس کے کردار و سیرت پر بہت اثر انداز ہوتی ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں انسان اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے۔ اچھی صحبت کی مثال ایسے ہے جیسے مشک و عنبر کی دکان اور جو شخص اس دکان میں جا کر بیٹھے وہ اس شخص اور اس کے لباس کو معطر کر دیتی ہے۔ اور بری صحبت کی مثال ایسی ہے جیسے کمہار کی دوکان اور جو شخص اس دوکان پر بیٹھے تو یہ دوکان نہ صرف اس کے لباس کو گندا کر دیتی ہے بلکہ اس کے لباس کو بھی بدبو سے لبریز کر دیتی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے " مثل الجليس الصالح و السوء كحامل المسك اما ان يحذيك واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه ريحا طيبة نافخ الكير اما ان يحرق ثيابك واما ان تجد ريحا خبيثة نیک اور برے ہم نشین کی

مثال مشک ساتھ رکھنے والے اور بھٹی دھونکنے والی جیسی ہے جس کے پاس مشک ہے وہ اس میں یا تمھیں کچھ تحفہ کے طور پر دے گا، یا اس سے خرید سکو گے یا عمدہ خوشبو آئے گی اور بھٹی دھونکنے والا یا تمھارے کپڑے جلادے گا یا تمھیں اس سے ایک ناگوار بدبو ملے گی۔"[26] آپ ﷺ مزید ارشاد فرماتے ہیں"لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامك الا تقی "صرف مؤمن ہی کی صحبت اختیار کرو اور متقی آدمی ہی کو کھانا کھلاؤ۔"[27] حضرت عیسیٰ ؑ نے بھی بری صحبت کو ترک کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ بری صحبت انسان کی اعلیٰ و اچھی عادتوں میں بھی بگاڑ پیدا کر دیتی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں"بری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑ دیتی ہیں۔"[28]

خواہش نفس کی پیروی

ریاوہ اخلاقی بیماری ہے جس میں مبتلا شخص کا ہر عمل اخلاص کی نعمت سے خالی ہوتا ہے ایسا شخص کے ہر عمل کا مرکز و محور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب کے بجائے لوگوں کی نمائی ش و تعریف ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ تمام اعمال اللہ کی رضا اور قبولیت سے محروم رہتے ہیں پس ایسے اعمال کا آخرت میں کوئی اجر و ثواب نہیں بلکہ ایسے افراد کا آخری ٹھکانا وہ ہے جس سے جہنم بھی دن میں ستر مرتبہ معافی مانگتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے"تعوذوا با لله من جب الحزن قالوا یا رسول اللهﷺ وما جب الحزن قال وادفی جهنم یتعوذ منه جهنم کل یوم مائة مرة قیل یا رسول الله ومن یدخله؟ قال القراءون المراؤن باعمالهم "غم کے کنویں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ غم کا کنواں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں کون داخل ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ریاکاری سے قرآن پڑھنے والے"[29] نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی طرح حضرت عیسیٰ ؑ بھی ریاکاروں کی سرزنش کرتے ہوئے فرماتے ہیں"اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ پودینہ، سونف اور زیرہ کا دسواں حصہ تو خدا کے نام پر دیتے ہو لیکن شریعت کی زیادہ وزنی باتوں یعنی انصاف، رحم دلی اور ایمان کو فراموش کر بیٹھے ہو تمہیں لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور بھی نہ چھوڑتے۔ اے اندھے راہ بتانے والو! جو مچھر کو تو چھانتے ہو اور اونٹ کو نگل جاتے ہو۔"[30]

جھوٹ اور جھوٹی قسم

جھوٹ سچ کا متضاد خصلت ہے جو صداقت کو نہ صرف چھپانے بلکہ اسے غلط بیانی سے تبدیل کرنے کا نام ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں میں جھوٹ کی مذمت کی گئی ہے"عن معاویة بن حیدة القشیری قال سمعت رسول الله ﷺ یقول ویل للذی یحدث فیکذب لیضحك به القوم ویل له ویل له معاویہ بن حیدہ القشیریؓ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تباہی اس کے لئے ہے جو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس سے لوگوں کو ہنسائے تباہی اس کے لیے تباہی اس کے لیے"[31] حضرت عیسیٰ ؑ کی تعلیمات بھی جھوٹ بولنے کی ممانعت کرتی ہیں"ایک دوسرے سے جھوٹ نہ بولو۔"[32] جھوٹ کیساتھ ساتھ دونوں مذاہب میں جھوٹی قسم کھانے کے نقصانات سے بھی آگاہ کیا گیا ہے۔ جھوٹی قسم کھا کر مال تجارت تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن اس میں سے برکت کو اٹھا لیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے"عن ابی ہریرہ قال سمعت رسول اللهﷺ یقول الحلف منفقة للسلعة ممحقة للبرکة حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو

فرماتے ہوئے سنا کہ قسم کھانے سے تو سامان جلدی بک جاتا ہے لیکن اس میں برکت نہیں رہتی"[33] حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا" پھر تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ جھوٹی قسم نہ کھانا بلکہ اپنی قسمیں خداوند کے لیے پوری کرنا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ بالکل قسم نہ کھانا نہ تو آسمان کی کیونکہ خداوند کا تخت ہے۔ نہ تو زمین کی کیونکہ وہ اس کے پاؤں کی چوکی ہے۔ نہ یروشلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے۔ نہ تو اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تو ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کر سکتا۔ بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو۔ کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے وہ بدی سے ہے۔"[34]

کلام کی جوابدہی اور بد گوئی

انسان کا انداز گفتگو نہ صرف انسان کی باطنی دنیا کی عکاسی کرتا ہے بلکہ اس گفتگو کا تعلق اس کی اخروی دنیا سے بھی ہے۔ دونوں مذاہب کی تعلیمات میں انسان کو کلام میں احتیاط برتنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ کلام کی زیادتی نہ صرف مخلوق کی دل آزاری کا سبب بنتی ہے بلکہ انسان کو قرب خداوندی سے دور کرتی ہے۔ آپ ﷺ کا اشاد ہے "لا تکثر الکلام بغیر ذکراللہ قسوۃ للقلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی" ذکر الٰہی کے علاوہ کثرت کلام سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور سخت دل والا اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہو جاتا ہے"[35] حضرت عیسیٰؑ کثرت کلام کے اخروی زندگی پر اثر انداز ہونے کے معاملے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں" اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کا دن اس کا حساب دے گا۔ کیونکہ تو اپنی باتوں کے سبب راست باز ٹھہرایا جائے گا اور اپنی فضول باتوں کے سبب سے قصوروار ٹھہرایا جائے گا۔"[36] کثرت کلام کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات میں بد گوئی، فحش گوئی اور گالی گلوچ کی ممانعت پائی جاتی ہے آپ ﷺ ان تمام کلامی پر اخلاقی باتوں کو نفاق کے شعبہ سے تعبیر کرتے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں: "الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق" حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔"[37] عیسیٰؑ بد گوئی کو اخلاقی پستی سے تعبیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "بد گوئی اور منہ سے گالیاں بکنا چھوڑ دو۔"[38]

دنیا کی محبت

دنیا کی محبت انسان کو نہ صرف نفسانی خواہشات کی تکمیل کی طرف رغبت دلاتی ہے بلکہ اسے اپنے اخروی ٹھکانے میں کامیابی سے ہمکنار ہونے والی چیزوں سے دور کر دیتی ہے۔ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے کی آخری منزل دوزخ ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "حجبت الجھنم بالشھوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ" دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات سے ڈھک دی گئی ہے۔"[39] حضرت عیسیٰؑ بھی خواہشات نفس کو روح کی دشمن قرار دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں "اے پیارو میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ تم اپنے آپ کو پردیسی اور مسافر جان کر ان جسمانی خواہشوں سے پرہیز کرو جو روح سے لڑائی رکھتی ہیں۔"[40] یہ نفسانی خواہشات ہی ہیں جو انسان کو دنیا کی محبت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ میں مبتلا کر دیتی ہیں اور نبی کریم ﷺ کو اپنی امت کے اس فتنے میں مبتلا ہونے کا ڈر تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا" عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ ﷺ خرج یوما فصلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرطکم وانا شھید علیکم وانی واللہ لانظر الی حوضی الآن وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض او

مفاتیح الارض وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ باہر تشریف لائے تو جنگ احد کے شہیدوں کے لیے اس طرح نماز پڑھی جس طرح مردوں پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے آگے جاؤں گا اور میں تم پر گواہ ہوں گا واللہ میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (فرمایا کہ) زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں واللہ میں تمہارے متعلق اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کروگے بلکہ مجھے تمھارے متعلق اس بات کا خوف ہے کہ تم دنیا میں اس کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے۔"[41] حضرت عیسیٰؑ نے دنیا کی محبت کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا"نہ دنیا سے محبت رکھو نہ ان چیزوں سے جو دنیا میں ہیں۔ جو کوئی دنیا سے محبت رکھتا ہے اس میں باپ کی محبت نہیں۔"[42]

حرص و طمع

دنیاوی مال و دولت سے نہ صرف محبت والفت کی ایک ایسی کیفیت کہ دنیاوی نعمتوں کی کثرت ذخائر بھی انسان میں قناعت پیدا نہ کر پائیں اس کیفیت کو حرص و طمع سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ حرص و طمع ہر عمر کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے نوجوانی میں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو اسے مال و دولت اور زر و زمین کی چاہت ہوتی ہے جبکہ بوڑھے آدمی کا دل لمبی عمر اور مال کی حرص میں مبتلا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے "قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین طول الحیاۃ وکثرۃ المال ح"بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے ایک لمبی زندگی اور دوسرے مال کی محبت۔"[43] حضرت عیسیٰؑ حرص و طمع کو تمام برائیوں کی جڑ قرار دیتے ہیں جس سے انسان کا ایمان تک محفوظ نہیں ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں"زر دوستی ہر قسم کی برائی کی جڑ ہے اور بعض لوگوں نے دولت کی لالچ میں آکر اپنا ایمان کھو دیا اور طرح طرح کے غموں سے اپنے آپ کو چھلنی کر لیا۔"[44]

شراب نوشی

شراب نوشی کو اخلاق رذیلہ میں شامل کرنے والا سبب اس کا انسانی دماغ پر سکر (ہوش و ہواس کا خاتمہ) ہے۔ شراب نوشی کر کے لوگ اپنے آپ سے باہر ہو جانے کی وجہ سے نہ صرف لوگوں سے لڑتے جھگڑتے، گالی گلوچ کرتے ہیں بلکہ اپنی صحت کو بھی برباد کرتے ہیں۔ ان دنیاوی نقصانات کے ساتھ شراب نوشی کرنے والی کی آخرت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ قرآن پاک میں شراب نوشی کی ممانعت کی گئی ہے "يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا"[45]"لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو ان سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔"[46] آپ ﷺ نے فرمایا"من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منھا حرمھا فی الاخرۃ" جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں اس سے (شراب پینے سے) محروم رہے گا۔"[47] حضرت عیسیٰؑ نے اپنی قوم کو شراب نوشی سے منع فرمایا کہ یہ انسان میں بد چلنی کو رواج دیتی ہے"شراب میں متوالے نہ بنو کیونکہ اس سے بد چلنی واقع ہوتی ہے بلکہ روح سے معمور ہوتے جاؤ۔"[48]

چوری

چوری سے مراد کسی شخص کی زمین و جائیداد، روپے پیسے، سونا چاندی کے قیمتی زیورات یا تجارت کا کوئی سامان اس کے مالک کی رضا مندی کے بغیر بے ایمانی سے ہتیا لینے کو کہتے ہیں، چوری کرنے والے کو سارق کہا جاتا ہے اور انسانوں کی امن و سلامتی کو قائم رکھنے کے لیے دین اسلام میں چوری کی سخت سزائیں متعین ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ "[49]"چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو اللہ کی طرف سے یہ عبرت ناک سزا، بدلہ ہے اس کا وہ جو انھوں نے کیا اور اللہ قوت و حکمت والا ہے۔"[50]نبی کریم ﷺ نے کہا کہ چوری کرنے والے پر اللہ پاک لعنت کرتا ہے۔" لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل حض"اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت کی ہے کہ ایک انڈا چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ایک رسی چراتا ہے اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے"[51]حضرت عیسیٰؑ نے چوری کو ان اعمال مین شامل کیا ہے جن کے کرنے سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں"مگر جو باتیں منہ سے نکلتی ہیں اور وہ آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ کیونکہ برے خیال، خون ریزیاں، زناکاریاں، چوریاں، جھوٹی گواہیاں، بدگوئیاں دل ہی سے نکلتی ہیں۔ یہی باتیں ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔"[52]

زنا

انسانی معاشرہ کی تشکیل کے لیے انسانون کو نکاح جیسے مقدس بندھن میں باندھا جاتا ہے جس سے انسان نہ صرف اپنی خواہشات کی تکمیل جائز و حلال طریقہ سے کرتا ہے بلکہ خدا کی خوشنودی کا حصول بھی ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان نکاح کی حدود و قیود کو پار کرتا ہے اور اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو اسے زنا کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ پاک زنا کو گناہ کبیرہ قرار دیتے ہوئے سو کوڑے سزا متعین کرتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:"اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ"[53]"بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو۔"[54]آپ ﷺ نے زنا کرنے والے کو ایمان کی دولت سے محروم قرار دیا جب تک وہ توبہ نہ کرلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا"لا يزني الزاني وهو مؤمن ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب حين يشرب وهو مؤمن والتوبة معروضته بعده"زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو مؤمن رہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا۔ چوری کرتا ہے تو مؤمن رہتے ہوئے وہ چوری نہیں کرتا۔ شراب پیتا ہے تو مؤمن رہتے ہوئے وہ نہیں پیتا اور توبہ کا دروازہ بہرحال کھلا ہوا ہے۔"[55]حضرت عیسیٰؑ بھی زنا نہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے زنا اور چوری کو گناہ کبیرہ بتاتے ہیں آپؑ فرماتے ہیں"زنا نہ کر اس لیے کہ جس نے فرمایا زنا نہ کر اس نے فرمایا کہ خون نہ کر۔"[56]آپؑ نے مزید فرمایا"تم سن چکے ہو زنا نہ کرنا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔"[57]

قتل

قتل سے مراد کسی کا ناحق خون بہانا ہے یا کسی کو جان سے ختم کر دینا قتل کہلاتا ہے۔ اسلامی شریعت انسانی جان کو بہت مقدم رکھتی

ہے اور ناحق خون بہانے اور زمین پو فساد پیلانے کی سختی سے ممانعت کرتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے "مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَاءِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ"[58] "اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین پر فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا اور ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر آئے لیکن پھر اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر لوگ زمین میں ظلم وزیادتی اور زبردستی کرنے والے ہی رہے۔"[59] آپ ﷺ نے قتل کے سنگین گناہ ہونے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ: "اول ما يقضى بين الناس فى الدماء" سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان فیصلہ خون کا کیا جائے گا۔"[60]

حضرت عیسیٰؑ بے گناہ اور نادانستہ کسی کی جان لینے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس عمل کے نتیجے میں اس کا عامل لعنتی ہو جائے گا "لعنت اس پر جو کسی بے گناہ کو قتل کرے اور جو کوئی نادانستہ کسی کو قتل کرے۔"[61]

حوالہ جات

---

[1] ظفر اللہ خان، کتاب الاخلاق، اسلام آباد، اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ریسرچ اینڈ ڈائیلاگ، ص XIV

[2] سورہ الاعراف:33

[3] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ج1، لاہور، پاک کمپنی، سن ندارد، ص365-366

[4] شبلی نعمانی، علامہ، سلیمان ندوی، سید، علامہ (مؤلفین): سیرۃ النبی، ج2، ص290

[5] ایضا

[6] ایضا

[7] سورہ الانفال:27

[8] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ج1، لاہور، پاک کمپنی، سن ندارد، ص468

[9] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل/ظہور الباری، اعظمی، (مترجم)، الجامع الصحیح البخاری، کتاب الجهادوالسير، باب القليل من الغلول، ج1، ص172

[10] خروج22:9

[11] الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ/ناظم الدین، مولانا(مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی الغیبة، ج1، ص927

[12] ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، السجستانی/عبدالرحمٰن بن عبدالجبار، فرایوئی، ڈاکٹر(مترجم)، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبة، ج4، ص757

[13] امثال 23:25

[14] سورہ الفلق:5

[15] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ج3، لاہور، پاک کمپنی، سن ندارد، ص1448

[16] ابن ماجه، ابو عبدالله محمد بن يزيدالقزويني، محمد قاسم امين، مولانا (مترجم)، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحسد، حدیث 4210، ج3، ص376

[17] گلیتوں کے نام پولس کا خط 62:2

[18] یعقوب 3:14-16

[19] ابو داؤد، سليمان بن الاشعث، السجستاني، سنن ابي داؤد، كتاب الادب، باب ما يقال عند الغضب، ج3

[20] ابو داؤد، سليمان بن الاشعث، السجستاني، سنن ابي داؤد، كتاب الادب، باب من من كظم غيظا، ج4، ص699

[21] متی 5:22-23

[22] ابو داؤد، سليمان بن الاشعث، السجستاني، سنن ابي داؤد، ابواب صفة القيامة، ج2، ص163

[23] امثال 13:8

[24] امثال 5:16

[25] امثال 11:2

[26] القشيری، ابوالحسن مسلم بن الحجاج، عابد الرحمٰن صديقی، کاندھلوی (مترجم)، الجامع الصحيح المسلم، ابواب البر والصلة، باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء، ج3، ص429

[27] الترمذی، ابوعيسیٰ محمد بن عيسیٰ، الجامع الترمذی، ابواب الزهد، باب ما جاء فی صحبة المومن، حدیث 272، ج2، ص125

[28] گرنتھوں کے نام پولس کا خط 33:15

[29] الترمذی، ابوعيسیٰ محمد بن عيسیٰ، الجامع الترمذی، ابواب الزهد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، حدیث 297، ج2، ص130

[30] متی 21:19

[31] ابو داؤد، سليمان بن الاشعث، السجستاني، سنن ابي داؤد، كتاب الادب، باب فی التشديد فی الكذب، ج4، ص836

[32] کلیسیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط 9:3

[33] البخاری، ابو عبدالله محمد بن اسماعيل، الجامع الصحيح البخاری، كتاب البيوع، باب يمحق الله الربا ويربی الصدقات والله لا يحب كل كفار اثيم، ج1، ص870

[34] متی 5:33-37

[35] الترمذی، ابوعيسیٰ محمد بن عيسیٰ، الجامع الترمذی، ابواب الزهد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، حدیث 299، ج2، ص131

[36] متی 12:36-37

[37] الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، ابواب البرو الصلۃ، باب ماجاءفی الحی، حدیث2095، ج1، ص957

[38] کلیسیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط8:3

[39] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حجبت الجنۃ بالشھوات، ج3، ص535

[40] پطرس کا پہلا خط11:2

[41] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما یحذر من زھرۃ الدنیا والتنافس فیھا، ج3، ص515

[42] یوحنا2:15-16

[43] الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ما جاء قلب الشیخ شاب علی اثنتین، ج2، ص104

[44] تیمتھیس کے نام پولس رسول کا پہلا خط6:8-10

[45] سورہ البقرہ:219

[46] حافظ صلاح الدین یوسف(مترجم)، تفسیر احسن البیان، الیاض، پرنس عبد العزیز جلوی سٹریٹ، سن ندارد، ص76-77

[47] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کتاب الاشربہ، باب337، حدیث436، ج3، ص235

[48] افسیوں کے نام پولس کا پہلا خط5:18

[49] سورہ المائدہ:38

[50] حافظ صلاح الدین یوسف(مترجم)، تفسیر احسن البیان، الیاض، پرنس عبد العزیز جلوی سٹریٹ، سن ندارد، ص253-254

[51] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کتاب الحدود، باب950، ج3، ص638

[52] متی15:18-19

[53] سورہ النور:2

[54] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ج2، لاہور، پاک کمپنی، سن ندارد، ص735-736

[55] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ، باب اثم الزناۃ، ج3، ص643

[56] یعقوب کا عام خط2:11

[57] متی5:27

[58] سورہ المائدہ:32

[59] حافظ صلاح الدین یوسف(مترجم)، تفسیر احسن البیان، الیاض، پرنس عبد العزیز جلوی سٹریٹ، سن ندارد، ص251

[60] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالیٰ(ومن یقتل مؤمنا فجزاؤہ جھنم)، ج3، ھ ص664

[61] استثناء27:25